عبدالرشید ارشد (جوہر آباد)

آخری صلیبی جنگ

کسی کی زبان سے صلیبی جنگ کا لفظ سنتے ہی، مسلمان ہو یا عیسائی، فوراً خیال صلاح الدین ایوبی اور رچرڈ شیر دل کی طرف جاتا ہے اور ہر اس شخص کی آنکھوں کے سامنے اس کے پس منظر اور پیش منظر کی فلم چل جاتی ہے کہ ہر گروہ کے لئے یہ اہم معرکہ تھا۔ صلیبی جنگوں میں صلیب و ہلال آمنے سامنے رہے، کوئی تیسرا فریق اگر تھا تو وہ جنگوں کے نتیجے میں متاثر ہونے والے عوام تھے۔

ماضی کی جنگوں میں فریقین کی افرادی قوت، فریقین کے اسلحہ کے علاوہ میدان جنگ کے گردو پیش بسنے والے عوام اور ان کی املاک متاثر ہوتی تھیں۔ باقی آبادیاں ہر طرح امن و سکون سے زندگی گزارتی تھیں یا زیادہ سے زیادہ اپنی اپنی افواج کے لئے مدد و تعاون کی ان سے توقع کی جاتی تھی۔ مسلمان اور مسیحی اپنی اپنی جگہ منصوبہ ساز تھے اور ان دنوں باوجود دشمنی کے حربی پہلوؤں کے دونوں طرف ہی اقدار کا سرمایہ تھا مگر اس میں بھی مسلم افواج کا پلڑا ہمیشہ بھاری رہا۔

بعد کے ادوار میں بھی صلیبی جنگ لڑی جاتی رہی اور وقت کے تقاضوں کے ساتھ ساتھ اس کے انداز بھی بدلتے رہے۔ یہود جو مسلمان دشمنی میں ہمیشہ سے معروف ہیں خاموش نہ رہ سکے اور الکفرملتہ واحدۃ کے مصداق پس پشت پشتیبانی کرتے رہے کہ نصرانیوں کو انہوں نے ہراول میں رکھا۔ یہ بات آج بہ آسانی سمجھی جا سکتی ہے کیونکہ امریکہ ہو، فرانس ہو برطانیہ یا روس ہو سب یہود کے ممنون احسان اور ان کے زر خرید غلام ہیں۔ یہود کے اشارہ ابرو کو سمجھتے ہیں اور اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

برطانیہ کا حکمران خاندان یہود کی فری میسن تحریک کا سرپرست ہے۔ اسرائیلی پودا ارض فلسطین میں برطانیہ نے لگوایا۔ امریکہ کے پالیسی ساز پنجہ یہود میں ہیں۔ دنیا میں ڈالر ہی غالباً واحد کرنسی ہے جس پر یہود کا ٹریڈ مارک (ڈیوڈ سٹار چھے کونے والا ستارہ) اور "نگران آنکھ" کا بدنام زمانہ نشان ثبت ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ بین الاقوامی سطح پر یہ مستحکم کرنسی ہے کیونکہ اس کی پشت پر یہودی سرمایہ ہے۔ فرانس جسے وثائق یہودیت کے تعارف میں "یہودی سازشوں کا گڑھ" تسلیم کیا گیا ہے اور رہا روس تو اس کے متعلق یہ گواہی ہی کافی ہے کہ وہ کیمیونزم کی روح دراصل یہودیت کی روح ہے، ("انیس ویں صدی اور بعد" طبع لندن1926ء صفحہ 29 از پروفیسر ایف۔ اے۔ اوسنیڈوسکی) مگر چونکہ آج عالمی سطح پر اسلام کے سامنے امریکہ کا ورلڈ آرڈر ہے، ٹونی بلیر اس کے ساتھ کھڑا ہے وغیرہ وغیرہ اسی لیے ہم نے اسے صلیبی جنگ کہا ہے۔

اپنی بات کی صحت کی خاطر ہم یہ کہنے میں کوئی تردد محسوس نہیں کرتے کہ آج امریکہ، برطانیہ، روس اور فرانس وغیرہ ہوں ان کی یو این او اور سلامتی کونسل یا دیگر ذیلی تنظیمیں ہوں یا ان کے مالیاتی ادارے ورلڈ بنک، آئی ایم ایف یا لندن اور پیرس کلب ہوں یہود کی منصوبہ بندی کو آگے بڑھانے کے لئے ہر لمحہ مصروف عمل ہیں۔ چیچنیا ہو، کشمیر ہو، ارض فلسطین ہو یا عراق ہو ہر جارحیت کی پشت پر یہود نواز یو این او اور اس کی سلامتی کونسل ہے۔ عراق سے تحفظ کس کو مطلوب ہے اسرائیل کو یا کویت کو؟ لبنان، شام سے تحفظ کسے درکار ہے؟؟ مسلم ممالک کے خلاف ہر قرارداد موثر اور قابل عمل۔ اسرائیل اور بھارت کے خلاف ہر قرارداد ویٹو اور کسی سبب

پاس ہو بھی جائے تو وائس یو این او اور جنرل اسمبلی کے منہ پر لگتی ہے۔
آج عالمی بساط پر مسلمانوں کے خلاف آخری صلیبی جنگ کے لئے صف آرا ہے تو بظاہر نصرانی ہے مگر اس مہرے کی پشت پناہی اور اس کے لئے منصوبہ بندی کرنے والے یہود ہیں۔ اور میمنہ میسرہ میں کسی جگہ روس ہے تو کسی جگہ ہندو بنیا ہے۔ اور یوں "الکفر ملۃ واحدۃ" کو ہر شخص کھلی آنکھ سے دیکھ سکتا ہے۔ آج ہلال بمقابلہ صلیب نہیں جو بظاہر نظر آتا ہے۔ بلکہ ہلال بمقابلہ صلیب، ڈیوڈ سٹار، درانتی اور ویر چکر ہے۔ آخری صلیبی جنگ سرد جنگ نہیں رہی بلکہ یہ کھلی جنگ ہے۔ اور اس جنگ کا ایک محاذ نہیں ہے، دو تین بھی نہیں ہیں۔ یہ جنگ کثیر المحاذ بھی ہے اور اس کا سامان حرب بھی بہت جدید اور سائنٹیفک ہے۔ اس جنگ میں فتح یابی کے لئے بصیرت، حمیت، اخلاص اور جذبہ حب الوطنی کے ساتھ تائید باری کی ہر لمحہ طلب ضروری ہے۔ صفوں میں کامل اتحاد و یکجہتی مطلوب ہے کہ یہ جنگ اسی اسلحہ سے لڑی جاسکتی ہے۔ موجودہ آخری صلیبی جنگ کے ہتھیار ہر کسی کو نظر نہیں آتے اور جنہیں نظر آتے ہیں ان میں سے اکثریت کبوتر کی طرح آنکھیں بند کئے ہوئے ہے۔ انہی میں سے بعض ان کے سحر میں مسحور ہو کر اسے انجوائے بھی کر رہے ہیں تو بعض ان کے ذریعے مالی فوائد سے متمتع ہو رہے ہیں۔ یا بہتی گنگا میں ہاتھ دھو رہے ہیں کہ "عالم دوبارہ نیست"۔ ان اصناف کو آپ روزمرہ زندگی میں اپنے گرد و پیش دیکھتے ہیں، پہچانتے ہیں اور اگر خدا نخواستہ ایسا نہیں ہے تو آئیے ہم آپ کو دکھاتے ہیں۔

اقدار کا سرمایہ:

کسی قوم کا سب سے قیمتی سرمایہ اس کے عقیدے سے ہم آہنگ اقدار اور ان اقدار کے ساتھ غیر مشروط وابستگی ہوتی ہے۔ غیر مشروط وابستگی تقاضا کرتی ہے اخلاص نیت کا، اجتماعی سطح کی یکجہتی کا۔ اسی سرمائے کے بل بوتے پر اقوام و ملل بام عروج تک پہنچتی ہیں تو انہی اقدار سے انحراف کا رویہ قعر ذلت و رسوائی کی منزل تک لے جاتا ہے۔ اس پر تاریخ کی شہادت کافی ہے۔ اقدار کے سرمایہ کے فقدان کے باوجود کبھی اتفاقاً کوئی انبوہ بلندی کی طرح مائل پرواز ہوا تو وہ منزل پانے سے قبل ہی زمین پر آ رہا۔ یہ اقدار غیر مسلم کے پاس ہوں یا مسلم کے پاس، اپنے نصب العین کے ساتھ اٹوٹ وابستگی ہی شرط ہے۔
کسی قوم پر غلبہ حاصل کرنے کی خاطر اگر اس سے اقدار کا سرمایہ چھین لیا جائے یا اقدار کے سرمایہ میں معقول ملاوٹ کر دی جائے تو اس دیمک سے اس کی جڑیں کھوکھلی ہو جائیں گی اور وہ دھڑام سے زمین بوس ہو جائے گی۔ سینہ دھرتی پر مسلمہ حقیقت کے طور پر جملہ مذاہب میں سے اسلام ہی وہ مذہب ہے جس کے پاس حقیقی اقدار کا سرمایہ ہے کہ یہ اقدار خالق کائنات نے اپنے منتخب کردہ دنیا کے سردار، سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے اسلام کے ذریعے اقوام عالم کے سامنے رکھیں۔ جنہوں نے اس آواز پر لبیک کہا مسلمان کہلوائے اور عمل کیا، ان اقدار کی پاسداری کی تو بام عروج پر پہنچے کہ آج تک تاریخ کا کوئی صفحہ اس درخشندگی کے مقابلے میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔
اسلام جو فی الواقعہ گلوبل ویلیج کے لئے گلوبل ضابطہ حیات ہے، اپنے اندر گلوبل ضروریات کے تمام تر تقاضوں کی تکمیل کی وسعت رکھتا ہے کہ خالق کی تخلیق کردہ گلوبل فیملی کی حقیقی ضرورت اسی کے وضع کردہ نظام حیات سے ہر ضمانت کے ساتھ نبھ سکتی ہیں۔ عالمگیریت کا حامل دستور صرف اسلام کے دامن رحمت میں ہے جو ہر خطہ میں ہر دور کے جملہ مسائل کا حل پیش کر سکتا ہے اور ہر معاشرے کو تحفظ، خوشحالی، عزت و وقار اور سکھ چین کی ضمانت دیتا ہے۔

اسلام کی آفاقی تعلیمات نے، اس کے ہمہ جہت نظام حیات نے، جن اقدار کا سرمایہ انسان کی جھولی میں ڈالا اسے یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ:۔

* اخلاقی اقدار، سماجی و معاشرتی سطح پر، امن و جنگ کے حالات میں، مرد و زن کے مکمل حقوق کی اقدار
* تعلیم و تربیت مرد و زن کے لئے اقدار، مدرسہ و مدرس کے حوالے سے اور ماحول و نصاب کے حوالے سے بھی،
* معاشی اور تجارتی اقدار، نچلی سطح کی منڈی اور ملازمت سے بین الاقوامی تجارت تک،
* صنعتی اقدار، پیداوار کے ساتھ ساتھ آجر آجر کے حوالے سے مکمل ضابطہ اخلاق و اقدار،
* سیاسی اقدار، حصول اقتدار کی سعی و جہد سے صاحب اقتدار ہونے کی منزل تک اور اقلیتوں کے تحفظ کی اقدار بھی
* مذہبی رواداری، وسعت قلب و نظر، اختلاف رائے اور دعوت و تبلیغ کی اقدار،
* دوران جہاد دشمن سے نپٹنے اور معاہدہ کرنے سے متعلقہ اقدار، ذمیوں کے حقوق و تحفظ کی اقدار،
* ہر سطح پر مقامی یا بین الاقوامی معاملات و معاہدات سے عہدہ برا ہونے کی اقدار، سیاسی ہوں یا سماجی۔

بلا خوف تردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اقدار کا یہ سرمایہ کسی دوسری قوم اور کسی دوسرے مذہب میں نہیں ہے۔ اور اگر کہیں کسی کے پاس کچھ ہے تو وہ مصلحتوں کا مارا ہوا سرمایہ ہے اور گلوبل تاریخ اس کے شواہد فراہم کرتی ہے جنہیں جھٹلانا سہل نہیں ہے۔ آج سینۂ دھرتی پر اگر کوئی خوش نصیب قوم ہے تو وہ مسلمان ہیں اور بد نصیب ہیں تو وہ بھی مسلمان ہیں کہ اس سرمایہ سے مکمل طور پر استفادہ کرنے میں ناکام ہیں جس کے سبب ریت کے ذروں کی طرح بہتات کے باوجود مغلوب ہیں۔

شاطر یہود نے نصاریٰ کو استعمال کرتے ہوئے، اپنے بڑوں Elders of Zoin کی 929ق م کی منصوبہ بندی کی روشنی میں عالمی اقتدار کے حصول کی خاطر اپنے دشمن نمبر ایک، اسلام پر کاری ضرب لگانا ضروری سمجھا۔ اسلام سے ان کی کد اس لئے بھی شدید ترین ہے کہ انہیں، جزیرۃ العرب سے بے دخل کیا گیا تھا لہٰذا کسی تیسری چوتھی یا پانچویں صلیبی جنگ لڑوانے کے بجائے انہوں نے آخری صلیبی جنگ کا فیصلہ کیا اور اس جنگ کے لئے مخصوص میدان جنگ کے بجائے گھر گھر، محلے محلے، قریہ قریہ اور ملک ملک محاذ کھولے اور خود نادیدہ حارج بن کر نصاریٰ کو سامنے لائے اور اسلام، مسلمان کو نشانہ بنایا۔ بے شمار محاذ کھولے جن میں کچھ مسلمان پہچان سکے تو کچھ سے غافل رہے اور بعض محاذوں پر ان کے چنگل میں پھنس بھی گئے۔ دلدل ایسی کے جوں جوں کوشش کرے دھنستے جائیں گے۔

کوئی بھی جنگ جیتنے کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے کہ دشمن کی سپلائی لائن کٹنے کے ساتھ ساتھ اس کا اسلحہ ڈپو تباہ کر دیا جائے۔ اگر اس میں کامیابی مل جائے تو جنگ کا بقیہ پہلو سہل ہو جاتا ہے۔ اس پہلو پر یہود و نصاریٰ کی تحقیق یہ رہی کہ چونکہ ہر انسان کا حقیقی سرمایہ بامقابلہ شر، اقدار کی پاسداری ہے، اس لئے اگر اپنے مسلمان دشمن سے اقدار، خصوصاً اخلاقی اقدار کا سرمایہ چھین لیا جائے، تو اسے زیر کیا جاسکتا ہے۔ اس سوچ کی تہہ میں یہ مسلمہ اصول کہ:

If wealth is lost, nothing is lost,
If health is lost something is lost, and
If Character is lost, Every thing is lost.

کارفرما تھا کہ اگر مسلمان کے دل و دماغ سے اقدار کا سرمایہ چھین لیا جائے تو آخری صلیبی جنگ کے بقیہ محاذوں پر کامیابی بہت سہل ہو گی چنانچہ انہوں نے اپنی طے شدہ پالیسی کے مطابق اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بالخصوص کہ

یہاں حریت کی چنگاری زیادہ زندہ ہے اور دیگر مسلم ممالک میں بالعموم عمل کرتے ہوئے:

* سماجی اور رفاہی اداروں کے بھیس میں این جی اوز مافیا منظم کیا، خصوصاً ۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ کے بعد،
* صحافیوں، ادیبوں، دانشوروں، ریڈیو ٹی وی آرٹسٹوں سے ضمیر کے سودے کئے،
* ہر ملک میں افسر شاہی کے موثر نیٹ ورک میں اپنے زر خرید پالیسی ساز بٹھائے، (الاماشاءاللہ)
* سیاسی اور مذہبی جماعتوں میں اپنے من پسند لوگوں کو سیاستدانوں اور علماء کے بھروپ میں پلانٹ کیا، یہ

کام انہوں نے برسوں کی محنت اور تیاری کے ساتھ انتہائی احتیاط اور دانشمندی سے کیا اور ملت مسلمہ ان کی چالبازیوں سے بے خبر رہی اور اگر کسی خبر دار نے اسے خبر دار کرنے کی کوشش کی تو اس کی آواز کو در خور اعتنا نہ سمجھا گیا اور وہ نقار خانے میں طوطی کی آواز بن کر رہ گیا، یہاں تک کہ یہود و نصاریٰ ہر جگہ آکٹوپس کی طرح ہر شے کو اپنے آہنی ہاتھوں میں سمیٹتے رہے ہمارے پاس اس کے شواہد ہیں (ہم یہاں اب ہر بات اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حوالے سے کرینگے) اقدار کا سرمایہ چھیننے کا گر بھی یہود نے قرآن حکیم سے ہی سیکھا سورۃ لقمان میں ہے

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث یضل عن سبیل اللہ،

لوگوں میں ایسا بھی ہے جو اللہ کے راستے سے بھٹکانے کے لئے لہو و لعب خرید تا ہے۔ یہ اشارہ ہے نضر بن حارث کے عراق سے گانے بجانے والی لونڈیاں اور الف لیلہ کی داستانیں لانے کی طرف، کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا راستہ روکنے کے لئے یہ سامان لایا تھا کیونکہ گانا بجانا اور لغو داستانیں دل کو مردہ کر کے شر کے راستے پر لے جاتی ہیں۔ جہاں شراب و شباب اور دوسری ہر طرح کی قباحتیں استقبال کے لئے موجود ہوتی ہیں بقیہ کام سہل ہو جاتا ہے۔

یہود و نصاریٰ نے اخلاقی اقدار سے ملت مسلمہ کو بانجھ بنانے کے لئے اپنے زر خرید ادیبوں، افسانہ نگاروں اور ریڈیو ٹی وی آرٹسٹوں کے ذریعہ قوم کو دین بیزار افسانوں کہانیوں کی چاٹ لگانے کے ساتھ ساتھ ریڈیو ٹی وی پروگراموں کے ذریعے اپنے مطلب کا زہر ان کے قلوب و اذہان میں انڈیلا اور بتدریج اسے فحاشی اور کھلی بے حیائی میں تبدیل کر دیا۔ دین کی روح سے دور لے جانے کے لئے پہلے حمد و نعت کو ساز اور آواز کا آہنگ دیا تو پھر ایک قدم آگے بڑھا کر اسمائے ربانی اور قرآنی آیات کو بھی اسی قالب میں ڈھالا۔

مسلمان رد عمل میں کھو کر یہ بھول گئے کہ وہ نضر بن حارث کی راہ پر گامزن ہیں اور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے مقاصد سے قریب تر ہیں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مسلمان کو ساز و آواز کا یہ آہنگ حمد و نعت اور قرآنی آیات میں اس لئے بھلا لگا کہ یہ عرب سے عجم میں آیا تھا یعنی ایسی شرعی کوشش مصر سے گردو پیش پھیلی تھی۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے بالعموں کے لئے پروگراموں میں توجو ہو رہا ہے اپنی جگہ اخلاق و مذہب کو تباہ کرنے والا ہے ہی مگر جن پروگراموں پر عموماً والدین بڑے شاداں و فرحاں اور نازاں دیکھے جاتے ہیں ان کی تہہ تک پہنچنا کسی کا مقدر نہیں بنتا یہ بچوں کے پروگرام ہیں جس نرسری سے مستقبل کے فن کار بڑی مہارت سے اپنے ڈھب سے، مطلوبہ سانچوں میں تیار کیے جاتے ہیں۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے وہ پروگرام، ڈرامے ہوں، موسیقی ہو یا اسی نوع کے دوسرے، ان کو سپانسر کرنے والوں کی فہرست پر نظر ڈالیں تو اس میں یہودی سرمایہ کاروں کی فرموں کی بہتات ہوگی مثلاً Pepsi جو مخفف ہے "Pay Each Penny Save Israil" کا۔ ہم نے محض نمونہ ایک کی نشاندہی کی ہے دوسروں پر گہری نظر ڈالیں تو بہت کچھ نظر آئیگا اور اسی سے ان کے مقاصد بھی سامنے آجائینگے۔

پرنٹ میڈیا میں اخبارات کے رنگین ایڈیشن خصوصاً فلمی یا ادب کے نام پر بے ادبی سے بھرپور، جنسی بیماریوں کی تشہیر پر مبنی صفحات اور اسلام دشمنی پر مبنی "مدلل" کالم، یہ سب بلاوجہ اور قومی یا دینی مفاد و دینی درد کا نتیجہ نہیں ہیں بلکہ سب اسلام دشمنی کا درد ہے۔ جو ان کے پیٹ میں اٹھتا ہے جن کے پیٹ میں ضمیر کی فروخت سے حاصل آمدنی سے خرید کردہ خوراک داخل ہو چکی ہے۔

اسلام کے حوالے سے مسلمان کا اخلاق و کردار تباہ کرنے کی خاطر یہود و نصاریٰ نے اپنے اداروں کے توسط سے مسلم ممالک میں خاندانی منصوبہ بندی کا پروگرام این جی اوز کے ذریعے شروع کرایا اور اپنی زر خرید بیورو کریسی (اِلا ماشاء اللہ) کے ذریعے اسے سرکاری سرپرستی میں دیا، اس جال کو پھیلایا۔ اس خاندانی منصوبہ بندی کی تہہ میں کیا ہے؟ قوم اس سے آگاہ نہ ہو سکی۔

خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام سے شادی شدہ جوڑے تو خاطر خواہ فائدہ لینے پر آمادہ نہ ہوئے البتہ غیر شادی شدہ جوانیوں کو کچھ نہ ہونے کا سرٹیفکیٹ ضرور مل گیا اور ملک میں فحاشی اور بے راہ روی کا محفوظ راستہ مل گیا۔ جس پر کسی گواہی کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی کا جال مطلوبہ نتائج دینے میں ناکام رہا تو آیوڈین ملے نمک کا نیا جال پھیلادیا جسے ہر سطح پر سرکاری سرپرستی حاصل ہو گئی۔ آیوڈین ملا نمک قوم کو ذہنی پژمردگی اور بانجھ پن کے مضر اثرات سے دوچار کرنے کے علاوہ دیگر مختلف بیماریوں میں ملوث کرنے کی سازش ہے۔ مگر ہمارے ملک کے ڈاکٹر، دانشور منقار زیر پر ہیں، قومی صحت کی تباہی کی ان کے ہاں اہمیت ہی نہیں ہے۔

ہم نہ تو کسی طویل مضمون کے حق میں ہیں اور نہ ہی کوئی کتاب اس عنوان پر لکھ رہے ہیں کہ مذکورہ تحریر کردہ اقدار و معاملات پر الگ الگ عنوانات کے تحت اخبارات و جرائد کے ذریعے قوم کو آگاہ کر دیا ہے۔ ہوش کے ناخن لینا مقدر بن جائے تو ہم سمجھ لیں گے کہ محنت ٹھکانے لگی۔ یہاں ہم مختصراً، اپنی بات کی صداقت کے لیے آپ کے سامنے یہود کی حقیقی منصوبہ بندی سے اقتباسات سامنے لاتے ہیں۔ تاکہ ہر کوئی آخری صلیبی جنگ کے مسلط کردہ لوگوں کا مکروہ چہرہ دیکھ لے۔

اقدار کا خاتمہ:۔

* "یہی وجہ ہے کہ ہمارے لئے لازم ہو گیا ہے کہ ہم غیر یہود کے تصورِ خدائی روح کی دھجیاں بکھیر کر اس کی جگہ مادی فوائد اور حسابی قاعدے لے آئیں۔" (Protocols:4:3) *

* "معاشی دوڑ میں برتری اور آگے بڑھنے کی جدوجہد بے رحم اور سرد خون (اقدار سے عاری) معاشرہ تشکیل دے گی بلکہ دے چکی ہے اور ایسی صورت حال سماج و معاشرہ میں اعلیٰ سیاسی قیادت اور مذہب (مذہب ہی اقدار کی بنیاد ہے۔ ارشد) کے لئے شدید نفرت پر منتج ہو گی۔ ان کا خدا، ان کا راہنما (اقدار کے حوالے سے ارشد) صرف مفاد ہے اور یہ سونا ہے جسے وہ اپنی بڑی خوشی کے لئے اپنے حقیقی عقائد (اقدار) کی جڑوں میں دفن کر دیں گے۔......" *
(Protocoles:4:5)

اقدار پر کاری ضرب لگانے کا یہود کا عزم آپکے سامنے آچکا ہے۔ یہ مقصد وہ کیسے حاصل کریں گے۔ اس کی تفصیل ہم اگلی سطور میں آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ تاکہ آخری صلیبی جنگ کے ہر محاذ سے آپ باخبر رہیں۔

تعلیمی اقدار کا خاتمہ:

* "غیر یہود نے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو طلاق دے رکھی ہے اور وہ صرف اس وقت چونکتے ہیں جب ہمارے ماہر تجاویز سامنے لائیں یہی سبب ہے کہ وہ ہماری طرح ہر چیز کی ہمہ جہت اہمیت کو نہیں جانتے جس طرح ہم، کہ جونہی ہماری حاکمیت کا لمحہ آئے گا۔ ہم فوراً اسے روبہ عمل لائیں گے (جیسے NGO سرکار کی بدولت آج کل۔ارشد) ہمیں اپنے اداروں میں یہ سبق پڑھانا ہے کہ سادہ اور سچا علم وہ ہے جو علوم کی بنیاد ہے، جو ایسا معاشرتی اور سماجی ڈھانچہ تشکیل دیتا ہے جس میں محنت کش کی تقسیم مطلوب ہے جو آخر کار سماج کی طبقاتی تقسیم پر منتج ہوتی ہے۔ اس تعلیم یا علم کے سبب جوان کے کام سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اس علم کے گہرے مطالعہ کے سبب لوگ کھلے دل و دماغ کے ساتھ اقتدار کے قدموں میں جھک جائیں گے".....

عامۃ الناس ترویج علم کے نام پر ہماری متعین کردہ، مرتب شدہ جہتوں کو (جیسا کہ موجودہ NGO حکومت کر رہی ہے) اندھی عقیدت کے ساتھ قبول کرتے ہی، یاد رکھئے ہیں اور خوش ہو جائیے کہ وہ اپنی گمراہی اور جہالت کی سمت لپکتے ہیں، کچھ اس لئے بھی کہ وہ گرد و پیش کے حالات سے متفرق ہیں کہ یہاں بے معنی طبقاتی اور حیثیتی تفریق (جس سے ہم فائدہ اٹھاتے ہیں) موجود ہے،، Protocols.3:10 *

* "ہم نے انہیں جن امور کو سائنسی قواعد کے طور پر تسلیم کر لینے کی ترغیب دی ہے اس پر انہیں ایمان کی حد تک پختگی کے ساتھ جمار ہنے دو".... Protocols 2:2 *

معاشی، تجارتی، صنعتی اقدار کا خاتمہ:

* "صنعت و تجارت میں اجارہ داری قائم کرنے کے لئے ناگزیر ہے کہ سرمایہ ہر پابندی سے آزاد ہو اور ہمارے نادیدہ ہاتھ دنیا کے گوشے گوشے میں اس اجارہ داری کی خاطر آزاد سرمایہ کے لئے مصروف عمل ہیں۔ صنعت و تجارت میں مصروف لوگوں کو سرمایہ کی یہ آزادی سیاسی قوت بخشے گی اور پھر یہی آزادی عوامی ردِ عمل کو کچلنے میں مددگار ثابت ہوگی" Protocols, 5:7 *

* "اپنے دیگر پروگراموں کے ساتھ ہم صنعت و تجارت کی یوں سرپرستی (اپنے زر خرید حکومتی ایجنٹوں کے ذریعہ) کریں گے کہ عملاً مکمل کنٹرول ہمارے ہاتھ میں ہو۔ سٹہ بازی صنعت کی دشمن ہے جبکہ سٹہ بازی سے پاک معیشت استحکام کی ضامن ہے اور سرمایہ بھی ہاتھوں میں رہنے سے زراعت مضبوط ہوتی ہے۔ یوں کاشت والی اراضی قرضوں کی ادائیگی کے بعد بھی ہاتھوں میں جائے گی۔ ہماری کامیابی اس میں ہے کہ سٹہ بازی کے ذریعے صنعت و زراعت کے سوتے خشک کر کے روئے عالم کی تمام دولت ہم سمیٹ لیں اور یوں غیر یہود محض بھکاری ہوں گے، ہمارے سامنے سرنگوں غلام ہونگے اور وہ ہم سے صرف زندہ رہنے کی بھیک مانگیں گے،، Protocols 6:6 *

* "غیر یہود کی صنعت کو ہم سٹہ بازی کے ذریعے تباہ کرنے کے ساتھ تعیشات کو فروغ دینگے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہم پہلے ہی اقدامات کر چکے ہیں اور تعیشات کی ہوس اب ہر چیز کو ہڑپ کر رہی ہے۔ مزدوروں کی اجرت اس انداز میں بڑھے گی کہ ان کی ضروریات اس سے پوری نہ ہو سکیں۔ کیونکہ اس کے ساتھ ہی "نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز" پر عمل کر کے قیمتیں بڑھائیں گے... ہم انتہائی ماہرانہ چالاکی و عیاری کے ساتھ پیداواری ذرائع کو کھوکھلا کریں گے یہ کام کارکنوں میں شراب نوشی اور دیگر منشیات کے فروغ سے حاصل ہوگا اور اسی ذریعہ سے تعلیمی

صلاحیتوں کا استحصال بھی ممکن ہو گا"، (Protocols 6:7)

سیاسی اقدار کی تباہی:

* "ہماری شناخت، "قوت" اور "اعتماد بنار ہیں ہے" سیاسی فتح کا راز قوت میں مضمر ہے بشرطیکہ اسے سیاستدانوں کی بنیادی مطلوبہ ضرورت، صلاحیت کے پردہ میں چھپا کر استعمال کیا گیا ہو تشدّد راہنما اصول ہونا چاہیے اور ان حکمرانوں کے لیے جو حکمرانی کو کسی نئی قوت کے گماشتوں کے ہاتھ نہ دینا چاہیں ان کے لئے یہ مکر میں لپٹا ہوا "اعتماد بنا" (ہماری ہینڈ نٹ وغیرہ) کا اصول ہے یہ برائی ہی ہمیں "مطلوبہ خیر" تک لے جانے کا آخری ذریعہ ہے حصول مقصد کی خاطر ناگزیر ہو تو ہمیں رشوت دھوکا فریب اور دغا بازی بے وفائی سے اجتناب نہیں کرنا چاہیے سیاست میں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ حاکمیت اور اطاعت کے لئے دوسرے کے مال پر بلا جھجک قبضہ کس طرح کرنا ہے،، *(ماضی کی حکومتوں کا کردار اس پر گواہ ہے۔ ارشد) (Protocols 1:23)

وہ آج کے دور کے دستوری پیمانے بہت جلد ٹوٹ جائیں گے کیونکہ جس جھولے (محور) پر وہ مسلسل جھول رہے تھے ہم نے اس کا توازن بگاڑ دیا ہے غیر یہود یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے ان مسلسل جھولتے جھولوں کی عمدہ مرمت کر لی ہے اور اب یہ جھولنا بند نہ ہو گا (جو ان کی بھول ہے) مگر یہ محور، ریاستوں کے حکمران جو اپنے اللے تللوں کے جھرمٹ میں گھرے ہوئے احمق بنے ہیں اپنے ذہنی انتشار، بے لگام اور غیر ذمہ دارانہ طاقت کے سبب ان کی یہ قوت جس کی پشت پر یہ دہشت ہے ایوانوں میں محدود ہے کیونکہ عوام کے درمیان کھڑے ہونے کے راستے بند ہیں اور ان حکمرانوں میں عوام کے ساتھ مصالحت کر کے، اپنے بعد اقتدار کے طلبگاروں کا راستہ روکنے کی بھی سکت نہیں ہے ہم نے عوام اور مستحکم حکومت کا خواب دیکھنے والوں کے درمیان خلیج وسیع کر دی ہے جسے اندھا اور اس کی چھڑی کہ الگ دوسرے سے الگ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ بے بس ہیں،، (Protocols 3:2)

* "سیاست کا اخلاق کردار سے کوئی میل نہیں ہے۔ اخلاقیات کی بنیاد پر حکمرانی کرنے والا کبھی بھی اچھا سیاستدان نہیں ہوتا اور یوں اس کی حکومت ہمیشہ غیر مستحکم رہتی ہے جو کوئی بھی حکمران رہنے کا خواہشمند ہے اس میں دو صفات مطلوب ہیں، عیاری اور عوامی اعتماد" Protocoles1:1 *

مذہبی رواداری کی تباہی:

* "ہمیں مختلف مکاتیب فکر کے لوگوں کو مخصوص جماعتوں میں منظم ہی نہیں کرنا بلکہ انہیں نعرہ بازی بھی سکھانی ہے اور انہیں شعلہ بیان مقررین کے سپرد کرنا ہے۔ جن کی شعلہ بیانی اور جن کے دعوں کو سن سن کر عوام ان سے بدظن ہو جائیں گے۔اور عوام کے دلوں میں ان مقررین کے خلاف نفرت بھر جائے گی۔"* (Protocoles5:9)

*" یہ پہلے راز کی بات ہے کہ رائے عامہ پر تسلط حاصل کرنے کے لئے اولاً ہمیں ماحول میں کشید گی، مایوسی اور بے اطمینانی کی فضا پیدا کرنا ہو گی جس کے لئے متضاد نظریات اور متنازعہ آرا کو جنم دے کر مستحکم کرنا ہو گا۔ یہ کھیل طویل عرصہ تک کھیلا جائے گا۔......"(Protocoles 5:10) *

*" ہماری کامرانی کے لئے راز کی دوسری بات یہ ہے کہ ہم غیر یہود میں عمومی عادات اور جذبات کو اس حد تک برانگیختہ کر دیں (پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا یا شعلہ بیان بے لگام مقررین کے ذریعے۔ ارشد) کہ وہ فہم و فراست سے

عاری ہو جائیں جس کے نتیجے میں ان کی منزل بد انتظامی اور انتشار ہو گی۔ ایک دوسرے پر ان کا اعتماد اٹھ جائے گا۔...."(Protocoles5:11) *

* "ایسا وقت آسکتا ہے کہ عالمی سطح پر غیر یہود ہمارے مد مقابل متحد ہوں مگر فکر کی کوئی بات نہیں کہ ہم ان کی باہمی چپقلش نا اتفاقی اور اختلافات کے سبب، جس کی جڑیں بہت گہری ہیں اور اس گہرائی کو پاٹنا کسی کے بس میں نہیں ہے، ہر طرح محفوظ و مامون ہیں۔ ہماری تدابیر نے انہیں ایک دوسرے کا مد مقابل بنا دیا ہے جس کی بنیاد نسلی اور مذہبی بڑھتے چڑھتے تعصبات ہیں جنہیں ہم صدیوں سے بڑھانے میں مصروف ہیں اور یہ لمحہ بہ لمحہ شدید سے شدید تر ہوتے جا رہے ہیں۔....."(Protocoles5:5) *

مذہبی تعصبات کو ہوا دینے کے لئے یہود نے جہاں دینی جماعتوں میں بڑے سائنٹیفک طریقے سے (بقول انکے) برسوں سے تیار کردہ ایجنٹ گھسائے ہیں اسی طرح نادیدہ ہاتھوں سے تبلیغ دین کے نام پر رقوم بھی فراہم کرتے ہیں جیسے سماجی خدمات کے نام پر N G O کو فنڈ فراہم کرتے ہیں پھر اس مالی معاونت کو اپنے مخصوص انداز میں انتشار ملت اور عقائد و نظریات میں ملاوٹ کے حوالے سے کیش کرواتے ہیں۔

صحافت اور میڈیا کی تباہی:

صحافت کے متعلق جس نے بھی کہا درست کہا کہ قلم کی عصمت ماں کی عصمت سے بڑھ کر ہے کہ جب صحافی قلم کی عصمت کا سودا کرتا ہے تو وہ قوم کی عصمتوں کا سودا کرتا ہے کہ قلم اس کے پاس قوم کی امانت ہے۔ ماضی میں قلم کی عصمت کے رکھوالے بہت تھے۔ وہ محمد علی جوہرؒ ہوں، ابوالکلام آزادؒ ہوں، سید ابوالاعلی مودودیؒ ہوں۔ مولانا ظفر علی خانؒ یا حمید نظامیؒ ہوں یا محمد صلاح الدین ہوں۔ قلم کی عصمت کی پاسداری کے معیار کے نقوش پس ماندگان صحافت کے لئے چھوڑ گئے۔ اگر آج صحافت کی مارکیٹ میں قلم کی عصمت کے رکھوالے خال خال ہیں۔ آخری صلیبی جنگ کے منصوبہ سازوں نے بجا طور پر یہ کہا کہ پریس (پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا) ہمارا موثر ہتھیار ہے۔ آج قومی اور بین الاقوامی سطح پر اس موثر ہتھیار کو کامیابی سے اسلام کے خلاف استعمال ہوتا ہر کوئی دیکھ رہا ہے۔

* "حکومتوں کے ہاتھ میں آج رائے عامہ بنانے اور عوام کے ذہنوں کو ایک جہت دینے کےلئے پریس کی زبردست قوت موجود ہے۔ پریس کا کردار یہ ہے کہ وہ ناگزیر ترجیحات کو موثر انداز میں پھیلائے، عوامی شکایات کو اجاگر کرے، عوام الناس میں بے اطمینانی پیدا کرے پریس ہی کے ذریعے اظہار آزادی ایک قوت کے طور پر ابھرتی ہے۔ غیر یہود حکومتیں ابھی اس ہتھیار کے موثر استعمال سے مکمل واقفیت نہیں رکھتیں اور یوں پریس ہمارا مطیع فرمان ہے۔ یہ پریس ہی ہے جس کے سبب خود پس پشت رہتے ہوئے ہم نے طاقت حاصل کی ہے۔ پریس ہمارے لئے کھرا سونا ہے۔ اگرچہ ہم نے اس تک خون پسینے کے سمندر سے ہوتے ہوئے رسائی حاصل کی ہے۔ بلاشبہ ہم نے بہت سے افراد کی قربانی دی جب کہیں یہ قوت ہمارا مقدر بنی، خدا کی نظر میں ہمارا ایک قربان ہونے والا یہودی ہزار غیر یہود سے افضل ہے"(Protocoles 2:5) *

اخبارات و جرائد ہم کنٹرول کرتے ہیں:

*"ہماری مرضی و منشا کے بغیر عوام تک کوئی ایک خبر یا اعلان نہ پہنچ سکے گا۔ آج بھی دنیا کے کونے کونے سے ملنے والی خبروں کی ترتیب و تدوین میں حصہ لینے والی ایجنسیاں ہماری نظر میں ہیں اور پھر مکمل طور پر ہمارے قبضہ

قدرت میں ہونگی کہ انہیں ہم جو ڈکیٹیٹ کرائیں گے وہی کریں گی اور کاملاً ہمارے اشارہ ابرو پر کام کریں گی۔"*
(Protocoles)

یو این او کا کردار:

* "..... حد تو یہ ہے کہ اقوام عالم (موجود یو این او اور سلامتی کونسل) کا اتحاد ہماری آشیر باد کے بغیر کوئی معمولی سے معمولی معاہدہ بھی کرنے کی پوزیشن میں نہ ہوگا۔"*...(عالمی سطح پر UNO کا کردار ہر کسی کے سامنے ہے) (Protocoles 5:5)

* "ہم اقوام عالم کو نئے بنیادی ڈھانچے کی تشکیل کی طرف دھکیل رہے ہیں کا نقشہ ہم نے بڑی منصوبہ بندی سے بنا رکھا ہے (کہ یہ ہمارے مقاصد کی تکمیل کرے)..."(Protocoles 10:3) *

وثائق یہودیت Protocoles کے مختصر اقتباسات کے حوالے سے آپ آخری صلیبی جنگ کے کچھ محاذوں سے یقیناً واقفیت حاصل کر چکے ہیں۔ ایک مضمون میں ہر محاذ کا جائزہ لینا مشکل کام ہے اس کے باوجود ہم نے کوشش کی ہے کہ اس کے اہم گوشے اہل وطن کے سامنے بے نقاب کردیں تاکہ یہود کے اصل مقاصد In theory and Practice جن کی تکمیل وہ نصاریٰ ہنود اور کیمونسٹوں کو سامنے لا کر کرنے میں ہمہ وقت اور ہمہ جہت مصروف ہیں اور بد نصیبی سے تکمیل کے کل پرزوں میں مسلمان کہلوانے غیر شعوری طور پر یا ضمیر فروش شعوری طور پر معاون ومددگار ہیں کہ میر جعفر صادق کے ہم نواؤں سے یہ قوم کبھی چھٹکارا نہ پاسکی۔ وجہ آپ خود جاننے کی کوشش کیجئے!

وطن کی فکر کر ناداں مصیبت آنے والی ہے
تیری بربادیوں کے تذکرے ہیں آسمانوں پر

ففتھ کالم:

آغاز سے آج تک جنگوں کی تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ جنگ جیتنے کے لئے جذبہ، نظم وضبط وافرادی قوت اور اسلحہ کے ساتھ ساتھ "اندر کی خبریں لینے" کا نیٹ ورک بہت ضروری ہے کہ گھر کے بھیدی اکثر "لنکا ڈھاتے" دیکھے گئے ہیں۔ موجودہ دور میں اس قوت کا نام 5th column ہے۔ اس کالم میں خارجی عناصر بھی ہو سکتے ہیں، اپنے ہاں کے نمک حرام بھی یا دونوں ہی طرح کے لوگ اقلیتیں ہر ملک میں ہوتی ہیں۔ اور اکثریت کی اخلاقی اور قومی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ان اقلیتوں کے شہری حقوق میں مساوات کا تحفظ یقینی بنائے اور انہیں اپنے عقائد کے مطابق مذہبی رسوم ورواج کے ساتھ زندگی گزارنے کی سہولت فراہم کرے بعینہ اسی طرح اقلیتوں کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اکثریت کے عقائد اور ملکی آئین کو قانون کا احترام کرے۔

اقلیتیں اکثر اوقات بیرونی آقاؤں کے اشارہ پر ان کے فراہم کردہ وسائل کی بنیاد پر اس ضابطہ اخلاق سے کھلا انحراف کرتے ہوئے ریاست کے اندر ریاست بنانے کےلئے عملی اقدامات کرتی ہیں۔ مثلاً انڈونیشیا میں ۲۵ تیس سالہ محنت سے تیمور کی آزاد ریاست وجود میں آگئی کہ اس کی سرپرستی برطانیہ، آسٹریلیا اور امریکہ وغیرہ کے ساتھ ساتھ یو۔ این۔ او نے کی۔

پاکستان میں اقلیتوں کو ہر تحفظ اور ہر طرح کی برابری حاصل ہے مگر یہاں کی بڑی مسیحی اقلیت تمام تر اخلاقی

اور دستوری تقاضوں کو پس پشت ڈال کر اسلامی جمہوریہ پاکستان میں "خداوند یسوع مسیح کی حکومت" بنانے کے لئے سرگرم عمل ہیں اور پہلے قدم کے طور پر اپنی طے شدہ پالیسی کے مطابق مسلم اکثریت کے ساتھ ملتے جلتے نام رکھے جا رہے ہیں تاکہ معاشرتی سطح پر مسلم اور غیر مسلم کا تخصص ہی ختم ہو جائے۔ یہی حال مرزائی اقلیت کا ہے۔ مسلمانوں جیسے ناموں کے ساتھ یہ لوگ مختلف رسائل و جرائد میں اسلام بیزار مضامین اور کالم لکھتے ہیں خصوصاً غیر ملکی امداد پر چلنے والے NGOs کے سایہ تلے۔

ہم عیسائی اقلیت پر تہمت نہیں لگاتے بلکہ ہماری اس بات کو دستاویزی شواہد سہارا دیتے ہیں مثلاً ریاست ڈلاس امریکہ سے چھپ کر اسلامی جمہوریہ پاکستان میں تقسیم ہونے والے سرکلر کی سرخی Islam the false Gospal ہے یعنی اسلام ایک جھوٹا دین ہے۔ پورے سرکلر میں اسلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہرزہ سرائی کی گئی ہے۔ سوئٹیزر لینڈ سے مسیحی لٹریچر کے ساتھ آنے والے Covering letter خط میں مسلمانوں کو "دشمن" اور "شر پسند" کے خطاب سے نوازا گیا ہے۔ مسلمانوں کی متبرک ترین کتاب قرآن حکیم کو محرف ثابت کرنے کے لئے، مسلمان نوجوان مرد عورتوں کے سامنے ۲۲ نکات رکھے گئے ہیں۔

آخری صلیبی جنگ میں جہاں خارجی منصوبہ سے ہر محاذ پر حملے ہو رہے ہیں وہاں داخلی محاذ پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کا نمک کھانے والے دیمک کی طرح جڑیں چاٹنے میں شب و روز مصروف ہیں۔ ہر طرح کی رواداری سے ناجائز فائدے لیتے ہیں۔ صلیبی یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کی مکمل کامیابی کا دارومدار داخلی محاذ کا کھوکھلا ہونا ہے اور یوں اس محاذ پر تمام تر توجہ NGOs کی چھتری تلے مرکوز ہے۔ نہ منصوبہ بندی کی ان کے ہاں کمی ہے اور نہ ہی دنیوی وسائل کی کمی ہے۔ اور سونے پہ سہاگہ یہ کہ نام نہاد مسلمان مرد و زن مذہب بیزار ہونے کے ناطے، کندھے سے کندھا ملائے ان کے ساتھ ہیں۔

آخری صلیبی جنگ لمحہ بہ لمحہ شدید سے شدید تر ہوتی جا رہی ہے۔ جارح فریق بلاشک و شبہ سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہے کہ اسے اپنی کامیابی کے واضح نشانات نظر آ رہے ہیں۔ اور مسلمان صرف "توکل" کو زحمت دینے پر مصر ہے اور نہ "جنبد میاں گل محمد" کے مصداق اپنی ڈگر میں تبدیلی پر مائل نظر نہیں آتا۔ جو تبدیلی کے لئے موثر کردار ادا کرنے پر قادر ہیں وہ بھی گھیراؤ" کی لپیٹ میں ہیں۔ سیاست دان ہوں یا حاملین جبہ و دستار اس بات کا برملا اعلان فرماتے ہیں کہ "یہ صدی اسلام کی صدی ہے" اور

لیس للانسان الاماسعی اور ان اللہ لایغروا مابقوم حتی یغیروا مابانفسھم،

"خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا"

بارگاہ رب العزت بصمیم قلب دست بہ دعا ہیں کہ ملت مسلمہ کو، بالخصوص اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بسنے والوں کو بگڑتے وقت کے تقاضوں کا ادراک نصیب فرمادے اور وہ کروٹ اس قوم کا مقدر بن جائے جو حمیت و حریت کو جنم دیتی ہے۔

بے خبر! تو جوہرِ آئینہ ایام ہے
تو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے